السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہندہ کی زید کے ساتھ شادی ہوئی کوسات سال کا عرصہ ہوچکا ہے۔ زید تقریباچھ سال سے لاپتہ ہے اور کوئی خرچ وغیرہ بھی نہیں بھیجا اور نہ ہی کوئی اس کا پتہ معلوم ہوا ہے کیا ہندہ اب سات سال کے بعد کسی اور جگہ شادی کر سکتی ہے؟ اگر کرے تو نکاح سے پہلے کتنی عدت گزارنی پڑے گی؟ایک سائلہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال اگر شوہر واقعی عرصہ سات سال سے لاپتہ ہے اوراس کی زندگی اور موت کے بارے میں اس کے ورثاء اوراقرباء کو بھی کچھ علم نہیں تو پھر عورت بعدیاس وناامیدی کے اپنا دوسرا نکاح کےلینے کی شرعا مجاز اورتابعین عظام کی ایک جماعت کا یہی قول اور فتوی ہے ۔ موطا امام مالک میں ہے : عن سعید بن المسیب ان وحضرت عثمان ، حضرت عمر ، حضرت عبداللہ بن عمر ، حضرت ابن عباس ، حضرت عبداللہ بن مسعود و مختار ہے ۔ حضرت عمر ، حضرت عثمان ، حضرت عبداللہ بن عمر ، حضرت ابن عباس ، حضرت عبداللہ بن مسعود عمرابن الخطاب رضی اللہ عنہ قال أیما إمراۃ فقدت زوجھا فلم تدراین ھوفإنھا تنتظر اربع سنین ثم اربعۃ اشھر وعشرا ثم تحل . (1) موطا باب عدۃ التی تفتقد زوجھا وسبل السلام ج3ص208،207ونیل الاوطار

جناب سعید بن مسیب تابعی حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایاکہ جو عورت اپنے شوہر کوگم پائے اوراس کا کوئی پتہ نشان نہ ملے تو اس کوچاہیے کہ چارسال تک اس کا انتظار کرے بعد ازاں چارماہ دس دن عدت وفات میں بیٹھے ، پھر نکاح کرالے ۔

اگرچہ یہ حدیث بظاہر موقوف ہے لیکن حکما مرفوع ہے کیونکہ تحدیدات اور تقدیرات میں جہاں قیاس اوراجتہاد کی گنجائش نہ ہو توایسی موقوف حدیث مرفوع حدیث کے حکم میں ہوتی ہے ۔

نے یہی فیصلہ کیا تھا ۔ محدث سعید بن منصور اور حضرت عثمان فتح الباری ج9ص355 میں ہے کہ امام زہری کا مذہب یہ ہے کہ وہ چار برس انتظار کرے ۔ امام عبدالرزاق اورامام سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر سے بھی ایسا مروی ہے ۔تابعین کی ایک جماعت اسی کی قائل ہے ۔ مثلاامام ابراہیم نخعی ،امام عطاء ،امام زہری ،امام مکحول اورامام عامر شعبی وغیرہ اور یہ چارسال کی سنن میں روایت سے ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی مدت اس روز سے شمار ہوگی جس دن سے اس نے مقدمہ پش کیا اور حاکم نے فیصلہ کیاکہ چارسال کے بعدعدت وفات گزارے ۔ اور سبل السلام ج3ص208 میں ہے کہ ابوالزناد کہتے ہیں کہ میں نے امام سعید بن مسیب سے اس شوہر کے بارے میں پوچھا جواپنی بیوی کا نان ، نفقہ نہیں دے سکتا ۔ تو فرمایا ان میں تفریق کرادی جائے ۔ کہا یہ سنت ہے ؟ کہا ہاں سنت ہے ۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب کا ارشاد ہے کہ یہ سنت ہے ،اس سے سنت رسول مراد ہے ۔ اس سے ثابت ہواکہ جوشوہر اپنی بیوی کے اخراجات کا متحمل نہ ہو تو اس جوڑے میں تفریق کرادینا سنت ہے ۔ جب محض اخراجات مہیانہ کرسکنے پر تفریق سنت ہے تو پھر مفقود کی بیوی تو تفریق کی اس سے بھی زیادہ مستحقہ ہے کیونکہ اسکی تکلیف تو غریب شوہر کی بیوی کی تکلیف سے کہیں زیادہ ہے ۔ بہرحال صحابہ کرام کے ان فیصلوں اورتابعین عظام کے ے فتاویٰ اورائمہ کرام کی آراء قضایا کے مطابق عورت اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کی بلاشبہ حقدار ہے اوراس کا یہ حق اس سے چھننا یا کسی قانون کی بنیاد پراس کو مزید آزمائش میں ڈالنا جائز جائز نہیں ، کہ پہلے ہی سات برس خون کے گھونٹ پی کراپنی کے دن پورے کررہی ہے

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص757

محدث فتویٰ